اردو ترجمہ

حق الیقین

جلد اوّل

مصنفہ

علامہ سیّد محمد باقر مجلسی علیہ الرحمۃ

مترجمہ

جناب سیّد بشارت حسین صاحب

ناشر

مجلس علمی اسلامی

(پاکستان)

عنوان	صفحہ
ساتویں بحث ۔ خدا کسی چیز سے متحد نہیں ہوتا	۲۱
آٹھویں بحث ۔ خدا کا قدیم ہونے میں کوئی شریک نہیں	〃
تیسرا باب ۔ وہ صفتیں جو خدا کے افعال سے متعلق ہیں ۔	۲۲
پہلی بحث ۔ افعال کی بھلائی اور برائی عقلی ہے	〃
دوسری بحث ۔ خدا سے فعل قبیح محال ہے ۔	〃
تیسری بحث ۔ خدا کسی کو اسکی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا	۲۳
چوتھا باب ۔ بیان نبوت	۲۵
پہلا مقصد ۔ خدا پر پیغمبروں کی بعثت عقلاً واجب ہے ۔	〃
دوسرا مقصد ۔ پیغمبروں کے پیغمبری کی دلیل اُنکے معجزات ہیں ۔	۲۶
تیسرا مقصد ۔ پیغمبر کو تمام اُمت سے افضل ہونا چاہیئے ۔	۲۷
چوتھا مقصد ۔ انبیا و ائمہ کا تمام فرشتوں سے افضل ہونا ۔	۲۸
پانچواں مقصد ۔ حضرت محمد مصطفےٰ کی نبوت کی حقیقت کا بیان اور اس کی دلیلیں اور معجزات ۔ معجزۂ قرآن اور اسکی فصاحت و بلاغت	۲۹
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام معجزات کا اجمالاً تذکرہ	۳۳
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعض دوسرے معجزات اور انکی چند قسمیں ہیں	۳۵
پانچواں باب ۔ امامت کا بیان	۴۴
پہلا مقصد ۔ نصب امام کا واجب ہونا	〃
دوسرا مقصد ۔ شرائط امامت کا بیان	۴۸
تیسرا مقصد ۔ امام کے صفات و خصائص	۵۰
چوتھا مقصد ۔ امام کے پہچاننے کے طریقے	۵۶
پانچواں مقصد ۔ بعض آیتیں جو امیر المومنین ؑ کی امامت و فضیلت پر دلالت کرتی ہیں ۔	۵۹
چھٹا مقصد ۔ جناب امیرؑ کی امامت و خلافت پر دونوں فرقوں کی متواتر حدیثیں	۱۰۷
پہلی فصل ۔ حدیث غدیر خم کا بیان	۱۰۸

نفسوں سے مراد نفسِ مقدس محمدؐ نہیں ہے اس لیے کہ دعوت اپنی ذات سے غیر کی متقاضی ہے اور آدمی اپنے کو نہیں بلاتا۔ لہٰذا چاہیئے کہ دوسری ذات مراد ہو۔ اور باتفاق مخالف و موافق عورتوں اور بیٹوں کے علاوہ جس کو اَنفُسَنَا سے تعبیر کیا ہے وہ علیؑ ابن ابی طالب کے سوا کوئی نہ تھا لہٰذا معلوم ہوا کہ حق تعالیٰ نے نفسِ علیؑ کو نفسِ رسولؐ کہا ہے اور دو نفس میں اتحادِ حقیقی محال ہے تو چاہیئے کہ مجاز ہو اور یہ اصول میں مقرر ہے کہ حمل لفظ سب سے قریب کے مجاز پر حقیقت میں سب سے دُور کے مجاز پر حمل کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔ اور سب سے قریب کے مجاز کی تمام امور میں برابری اور تمام کمالات میں شرکت ہوتی ہے۔ سوائے اُس کے جو دلیل سے باہر ہو اور جو اجماع سے باہر ہو گئی وہ پیغمبری ہے کہ علیؑ اُن کے ساتھ شریک نہیں ہیں۔ لہٰذا چاہیئے کہ دوسرے کمالات میں باہم شریک ہوں اور آنحضرتؐ کے تمام کمالات میں سے ایک کمال یہ ہے کہ وہ تمام پیغمبروںؑ سے اور تمام صحابہ سے افضل ہیں لہٰذا جناب امیرؑ بھی چاہیئے کہ تمام صحابہ سے افضل ہوں۔ تمام دلیل نقل کرنے کے بعد یہ جواب دیا ہے کہ چونکہ اجماع اس پر منعقد ہوا ہے کہ محمدؐ علیؑ سے افضل ہیں اس لیے کہ اجماع اِس پر بھی منعقد ہوا ہے کہ پیغمبرانِ خدا غیر پیغمبروں سے افضل ہیں لیکن علیؑ کی صحابہ پر افضلیت کے بارے میں کوئی جواب نہیں دیا ہے کیونکہ اس جگہ کوئی جواب نہیں رکھتے تھے اور جو جواب کہ پیغمبروں کے بارے میں دیا ہے اُس کا باطل ہونا بھی ظاہر ہے کیونکہ شیعہ اس اجماع کو قبول نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ اگر تمام اُمت نے اجماع کرلیا ہے تو تسلیم نہیں ہے بلکہ اُس کا باطل ہونا واضح ہے کیونکہ اکثر شیعہ علماء کا اعتقاد یہ ہے کہ جناب امیرؑ اور تمام ائمہ اطہار سوائے پیغمبر آخر الزمانؐ کے تمام پیغمبروں سے افضل ہیں اور احادیث مستفیضہ بلکہ متواترہ اپنے آئمہ سے اس بارے میں روایت کی ہے اور تمام مقدمات چونکہ واضح ہیں یہ فاضل جس کو امام المشککین کہتے ہیں وہ کوئی تصرف نہیں کر سکتا ہے۔ لہٰذا امامت حضرت امیر المومنینؑ بھی اسی دلیل سے ثابت ہوئی کیونکہ جنابِ رسولِ خداؐ کے تمام کمالات میں سے امامت اور آپ کی اطاعت کا واجب ہونا ہے اور پیغمبری کے علاوہ ہے لہٰذا چاہیئے کہ وہ حضرت امام ہوں۔ نیز تمام انبیاء سے افضل ہونا اعلیٰ مرتبہ امامت کے لیے لازم ہے قطع نظر اس کے کہ ترجیح مرجوح قبیح ہے اور اگر وہ کہیں کہ ممکن ہے دعوتِ نفس مراد ہو مجازاً اور ایک مجاز دوسرے مجاز سے اولیٰ و برتر نہیں ہے تو چند وجوہ سے جواب دیا جا سکتا ہے اور میں اس رسالہ میں دو جوابوں پر اکتفا کرتا ہوں۔

اوّل ۔ یہ کہ مجاز اطلاقِ نفس میں دوسرے مجاز سے زیادہ آشکار ہے اور عرب و عجم میں شائع ہے کہ کہتے ہیں کہ تو میری جان کے برابر ہے۔ اور جناب امیرؑ کی خصوصیت میں یہ معنی خاصہ و عامہ کے